سوال

(409) نمازی کے آگے سے گزرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسجد میں نمازی کے آگے سے گزرنا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نمازی کے آگے کے سے گزرنا حرام ہے ةواہ اس نےاپنے آگے سترہ رکھا ہویا نہ رکھا ہو کیونکہ اس حدیث سے یہ عموم ہوتا ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :

«لو يعلم المار بين يدى المصلى ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خير اله من أن يمر بين يديه "» (صحيح بخارى)

اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو معلوم ہو کہ اسے کتنا گناہ ہوگا اس کےلیۓ چالیس (سال) تک کھڑے رہنا گزرنے سے بہتر ہے "

فقہاء کی ایک جماعت نے مسجد حرام میں نمازی کے آگے کو مستثنی قرار دیا ہے کیونکہ کثیر ابن کیثر بن مطلب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ :

«رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى حيال الحجر والناس يمرون بين يديه وفى رواية عن المطلب انه قال : رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من سبعه جاء حتى يحاذي الركن بينه وبين السقيفة فصلى ركعتيه فى حاشيه المطاف وليس بينه وبين الطواف احد» (هذا حديث ضعيف ۔ سنن ابى داود)

میں نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ جب طواف کے ساتویں چکر سے فارغ ہوئے تو آپ تشریف لائے اور آپ نے رکن کواپنے اور سقیفہ کے درمیان کرلیا اور حاشیہ مطاف میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ کے اور لوگوں کے طواف کے درمیان کوئی چیز حائل نہ تھی ۔ اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن اس سے اس سلسلہ میں وارد آثار کی ضرور تقویت ہوتی ہے اور رفع حرج کے دلائل کے عموم سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ مسجد حرام میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت کی صورت میں اثر و بیشتر حالات میں اور مشقت ہوگی ۔ (فتوی کمیٹی)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ : جلد1